

4

اخلاق و آداب

4.1- امر بالمعروف و نہی عن المنکر

اس حصے کا دورانیہ 6 دن ہے (بشمول پیریڈ گھر کا کام)

یہ سبق پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- زندگی کے مختلف شعبوں میں دین کی اہمیت کو سمجھیں اور عملی طور پر اس کو اپنا سکیں۔
- دیانت داری، نظم و ضبط، قانون کا احترام، اتحادِ ملی، اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر جیسی خوبیوں کو اپنی زندگی میں اپنا سکیں۔
- امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے معنی و مفہوم کو سمجھ سکیں۔
- امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ضرورت و اہمیت کے بارے میں جان سکیں۔
- اخلاق و آداب کو اپنی زندگیوں میں اپنا سکیں۔



پڑھیں

لغوی و اصطلاحی مفہوم

امر کے معنی ہیں "حکم دینا"۔ معروف کا معنی ہے "جانا پہچانا۔" نہی کے معنی ہیں "کسی کام سے باز رہنا یا روکنا۔" منکر کے معنی ہیں "برائی، ناپسندیدہ کام یا ناپسندیدہ بات۔" اصطلاحی مفہوم میں "نیکی کے کام کا حکم دینا اور ناپسندیدہ کاموں سے رکنا اور دوسروں کو روکنا" امر بالمعروف و نہی عن المنکر کہلاتا ہے۔

ہر انسان معاشرے میں انجام پانے والے بُرے اور ترک کیے جانے والے نیک کاموں کے بارے میں ذمہ دار ہے، اس لیے اگر کوئی واجب کام ترک ہو جائے یا کوئی حرام کام انجام پائے تو اس کے مقابلے میں خاموشی اور لاتعلقی جائز نہیں ہے،

اور معاشرے کے تمام لوگوں کو "واجب" کام کی انجام دہی اور "حرام" کام کو روکنے کے لیے قدم اٹھانا چاہیے اس عمل کو "امر بالمعروف" اور "نہی عن المنکر" کہتے ہیں۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ضرورت و اہمیت

اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کی ذمہ داری امت مسلمہ پر ڈالی ہے۔ اسی کام کو انجام دینے کا نام "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" ہے۔ در حقیقت یہ پیغمبرانہ کام ہے اگر امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کام کو چھوڑ دے تو اپنے مقام پر باقی نہیں رہ سکتی۔ حضرت حسن بصری (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ "جو شخص نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے وہ خدا کی زمین پر خدا کا نائب ہے، خدا کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نائب ہے اور خدا کی کتاب کا نائب ہے"۔

اللہ تعالیٰ کے دین کی تکمیل حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذریعے ہوئی۔ آپؐ کے بعد امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ اس موضوع پر قرآن مجید میں سے درج ذیل چند آیات پیش کی جاتی ہیں۔

وَلْتَكُنْ مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○

(سورہ آلِ عمران: آیت نمبر ۱۰۲)

ترجمہ: "اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے اور وہی فلاح پانے والے (ہوں گے)۔"

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

(سورہ آلِ عمران: آیت نمبر ۱۱۰)

ترجمہ: "مومنو تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کی ہدایت کے لئے میدان میں لایا گیا تم نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔"

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ (سورہ التوبہ: آیت نمبر ۷۱)

ترجمہ: "اور مومن مرد اور مومن عورتیں، ایک دوسرے کے دوست ہیں کہ نیکی کی طرف بلاتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔"

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ (سورہ البقرۃ: آیت نمبر ۴۴)

ترجمہ: "کیا (یہ عقل کی بات ہے کہ) تم لوگوں کو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنی تئیں بھول جاتے ہو؟"

حدیثِ نبوی کی روشنی میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ درج ذیل احادیث مبارکہ اس بات کو واضح کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: "اگر کسی قوم میں کوئی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ قوم طاقت رکھنے کے باوجود اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر دنیا میں عذابِ الٰہی مسلط ہو جاتا ہے۔" (ابوداؤد)

حجۃ الوداع کے موقع پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے متعلق

اللہ تعالیٰ کے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: "خدا اس شخص کو مسرور و شادماں رکھے جو میری بات سن کر یاد کرے اور اسے آگے پہنچائے کیونکہ بہت سے سننے والے ان لوگوں سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں جنہوں نے براہِ راست (مجھ سے) سنا ہو۔" (صحیح بخاری: حدیث نمبر ۷۰۷۸)

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی شرائط

"امر بالمعروف و نہی عن المنکر" چند شرائط کی بناء پر واجب ہوتا ہے اور ان شرائط کے نہ ہونے کی صورت میں ساقط ہو جاتا ہے یعنی واجب نہیں ہے اور شرائط حسب ذیل ہیں:

۱۔ امر و نہی کرنے والے کو جاننا چاہیئے کہ جو کام کوئی فرد انجام دیتا ہے وہ حرام ہے، اور جسے ترک کرتا ہے، وہ واجب ہے، لہٰذا جو شخص حرام کام کی پہچان نہ دے سکتا ہو کہ حرام ہے یا نہیں اس پر نہی کرنا واجب نہیں ہے۔

۲۔ امر و نہی کرنے والے کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس کا امر و نہی مؤثر ہو گا، لہٰذا اگر وہ جانتا ہو کہ امر و نہی مؤثر نہیں ہے، یا اس میں شک کرتا ہو، تو اس پر امر و نہی کرنا واجب نہیں۔

۳۔ گناہ گار اپنے کام کو جاری رکھنے پر اصرار کرتا ہو، لہٰذا اگر معلوم ہو جائے کہ گناہگار کام کو ترک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور پھر سے اس کام کو انجام نہیں دے گا یا اس کام کو پھر سے انجام دینے میں کامیاب نہیں ہو گا، تو امر و نہی واجب نہیں

۴۔ امر و نہی کرنے والے کے لیے، امر و نہی کرنا اپنے، رشتہ داروں، اور دوست، ہمراہیوں یا دیگر مومنین کی جان و مال اور آبرو کے لیے قابل توجہ ضرر و نقصان کا سبب نہ بنے۔

تبلیغ اسلام اور امر بالمعروف

مسلم مفکرین نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو اسلامی ریاست کا اہم جزو قرار دیا ہے جس کے ذریعے سے سماجی برائیوں، بُرائی کے اڈوں اور برائی پھیلانے والے عناصر کا خاتمہ کیا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ نیکی کے ذرائع اور وسائل کو فروغ دیا جاتا ہے۔

مسلم مفکرین اس امر پر بھی متفق ہیں کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے مراد اسلام کی تبلیغ کرنا بھی ہے جس کا ایک باقاعدہ نظام اسلامی حکومت قائم کرتی ہے۔ یہ نظام غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام موثر انداز میں پہنچاتا ہے۔ تاکہ اسلام کی حقانیت اور اسلامی تعلیمات کی افادیت غیر مسلموں پر ظاہر ہو اور وہ اسلام کی خوبیوں سے واقف ہو کر اسے بخوشی قبول کرلیں۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں میڈیا کا کردار

موجودہ دور میڈیا کا دور ہے۔ اس دور میں میڈیا کا اثر و رسوخ زندگی کے ہر شعبے تک پھیلا ہوا ہے۔ زندگی کے تمام شعبوں میں میڈیا کی اہمیت مسلّم ہے۔ اس لیے میڈیا کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

امّتِ محمدیہ کو دوسری امّتوں پر فضیلت کی جو وجہ بیان کی گئی ہے، وہ اس امّت کا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرائض سرانجام دینا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں تاکہ ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے اور یہ کام ہمیں اپنے قول، فعل اور کردار کے ذریعے سرانجام دینا چاہیے تاکہ دنیا و آخرت میں کامیابی ہمارا مقدر بنے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی انجام دہی کے لیے ہم جدید ذرائع استعمال میں لاسکتے ہیں۔ اخبارات و رسائل اور میڈیا کو دین کی اشاعت، نیکی کے فروغ اور بُرائی کے خاتمے کے لیے موثر طریقے سے استعمال کرسکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے اشاعتِ خیر اور منکرات کا انسداد کیا جاسکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اس فرض کی سچے دل سے ادائیگی کی جائے تاکہ ہمارا معاشرہ امن و آشتی کا گہوارا بن سکے۔

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں:

1 الف۔ قرآن مجید کی روشنی میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی حقیقت واضح کریں۔

2 ب۔ "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کی ضرورت و اہمیت پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔

3 ج۔ احادیثِ نبوی کی روشنی میں بیان کریں کہ "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کیوں ضروری ہے؟

4 د۔ کیا "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" سے تبلیغ دین مراد لی جا سکتی ہے؟ اور کیوں؟

سوال ۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

5 الف۔ "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" سے کیا مراد ہے؟

6 ب۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام (علیہ السلام) کو اس دنیا میں کیوں بھیجا؟ مختصراً بیان کریں۔

7 ج۔ "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کے بارے میں خطبہ حجۃ الوداع میں آپؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

8 د۔ "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کے حوالے سے ایک قرآنی آیت یا اس کا ترجمہ لکھیں۔ کوئی بھی ایک آیت لکھ لیں۔

9 ہ۔ اس سبق میں امت مسلمہ کے لیے کیا نصیحت ہے؟

سوال ۳: ہر بیان کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ آپ مناسب ترین جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ "معروف" کے معنی ہیں۔

i۔ حکم دینا　　ii۔ روکنا　　iii۔ منع کرنا　　iv۔ جاننا پہچاننا

ب۔ نیکی کی ترویج کے لیے ضروری ہے کہ انسان:

i۔ کا کردار اچھا ہونا　　ii۔ باقاعدگی سے نماز پڑھتا ہو

iii۔ بارعب　　iv۔ زیادہ طاقتور ہو

ج۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپؐ نے فرمایا جو یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں تک میری بات پہنچا دیں جو

i۔ یہاں موجود نہیں　　ii۔ تقویٰ اختیار کیے ہوئے ہیں

iii۔ عرب باہر رہتے ہیں　　iv۔ عرب میں رہتے ہیں

د۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی تکمیل ------ کے ذریعے ہوئی۔

i۔ حضرت آدم علیہ السلام　　ii۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

iii۔ اصحابِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)　　iv۔ فرشتوں کے ذریعے

سوال ۲: درست جواب پر (✓) کا نشان اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیں۔

الف۔ جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عمل کرے وہ زمین پر خدا کا نائب ہے۔

ب۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر صرف امتِ مسلمہ کی امتیازی خصوصیت نہیں ہے۔

ج۔ نیکی کی اشاعت و تبلیغ سے پہلے برائی کا خاتمہ ضروری نہیں ہے۔

د۔ ایسی چیز جو شریعت میں موجود نہ ہونے کے باعث غیر مشہور اور اجنبی ہو، منکر کہلاتی ہے۔

ہ۔ آپ نے فرمایا خدا اس شخص کو شاداں رکھے جو میری بات سن کر یاد کرلے اور آگے پہنچائے۔

سرگرمی

i. طلبہ وطالبات اس بات کا عہد کریں کہ ہم خود میں پائی جانے والی برائیوں کو ترک کردیں گے اور کسی اچھی عادات کو اپنائیں گے۔

ii) تمام انبیاء کرام دنیا میں اسی لئے تشریف لائے تاکہ اللہ تعالیٰ کا پیغام اُسکے بندوں تک پہنچا سکیں۔ اللہ کی توحید کا اعلان کریں۔ لوگوں کو اچھائی اور نیکی کی ترغیب دیں۔ اسی طرح لوگوں کو گناہوں اور برائیوں سے روکیں۔ رسالت کا سلسلہ چونکہ رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوچکا ہے اس لئے اب آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی امت تبلیغ کا فریضہ انجام دے گی۔

• سیرت طیبہ کی روشنی میں "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کے متعلق مثالیں دے کر طلبہ کے علم میں اضافہ کریں۔

عنوان: امر بالمعروف ونہی عن المنکر اسلامیات: ششم

تفصیلی جواب تحریر کریں (باقی تمام سوالات کے جوابات کتاب میں نشان لگا دیئے ہیں)

3. احادیث نبوی کی روشنی میں بیان کریں کہ "امر بالمعروف ونہی عن المنکر" کیوں ضروری ہے؟

ج. حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر:
(اس سے تمام جواب لکھیں اس کے بعد یہاں سے لکھیے۔ Page: 72)

جو مسلمان نیکی کی دعوت نہیں دیتے اور بری باتوں سے منع نہیں کرتے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سزا کے حقدار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
"اگر کسی جماعت اور قوم میں کوئی شخص کوئی گناہ کرتا ہو اور وہ جماعت اور قوم قدرت کے باوجود اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے پہلے دنیا ہی میں اللہ کا عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔"
حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم اچھے کاموں کا حکم کرتے رہو اور برے کاموں سے منع کرتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنے پاس سے کوئی عذاب بھیجے گا اور پھر تم اگر اللہ سے دعا بھی کرو گے تو تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی۔
آپ ﷺ نے ایک جگہ پر تبلیغ کی تاکید اس طرح فرمائی۔
بلغوا عنی ولو آیۃ۔
"میری طرف سے دیا گیا پیغام آگے پہنچاؤ اگرچہ وہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔"
آپ ﷺ نے اسی طرح حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:
لوگو! خبردار ہو کر سنو! تم میں سے حاضر غیر حاضر کو یہ پیغام پہنچا دے۔
ان تمام احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ امر بالمعروف امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔ اگر وہ یہ کام نہیں کریں گے تو خیر امۃ کا اعزاز چھن جائے گا۔